ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

ماخذ تحقیقی مجلہ

عارف حسین عارفؔ
ریسرچ سکالر پی ایچ ڈی اردو
ڈاکٹر نذر عابد
صدرِ شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

فرہنگِ عاشورہ میں مذکورہ کتب

Arif Hussain Arif
Research Scholar, Ph.D Urdu.
Dr. Nazar Abid
Head Department of Urdu, Hazara University, Mansehra.

The Mentioned Books in Farhang Ashura

Study of terms and study of historical religious concepts is the basics of the Language. "Farhang e Ashoora '' is the study of terms about Ashoora Movement by Hazrat Imam Hussain and Yaum e Ashoor. Jawwad Mohaddasi writes about the names of cites which are the related to Ashoora movement and also he studied about terms, names of friends and relitives of Hazrat Imam Hussain. In this study he put the names of those books of history whose define the Ashoora movment and the part of Hazrat Imam Hussain in Ashoora and Islamic religious needs. Study Of those books is very important for a religious researcher and reader.

Keywords: *Study of terms about Ashoora, Ashorra movement, books related to Ashoora, Hazrat Imam Hussain, Maqtal, War of Islam*

زبان کو سمجھنے کے لیے جس طرح لغات کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح فرہنگ کی اہمیت سے بھی انکار ممکن نہیں۔ بے شک لغت کا دائرہ کار وسیع اور فرہنگ کا محدود ہوتا ہے، مگر فرہنگ کسی لفظ کے مخصوص معانی سے واقفیت کے لیے بہتر خیال کی جاتی ہے۔

لغات نگاری میں ایک شعبہ جداگانہ اصطلاحی لغات کا بھی ہے۔ عام طور پر یہ لغتیں کسی خاص موضوع ، حوالے ، پیشے یا لسانی رویوں کے ذیل میں ترتیب دی جاتی ہیں، جیسے، ''لغاتِ قرآن''، ''لغاتِ کتابیات'' ''لغاتِ پرند گان''، ''لغاتِ پیشہ وراں''، لغاتِ محاورات'' وغیرہ۔

یہ مطالعہ اتنی باریک بینی سے ایک جداگانہ لغوی میلان اختیار کر گیا ہے کہ ترقی یافتہ زبانوں میں لغاتِ املا، لغاتِ تلفظ، اور لغاتِ اصطلاحِ کمپیوٹر بھی مرتب ہوئے ہیں۔ سال بہ سال جس طرح علوم وفنون کی نئی جہتیں سامنے آتی ہیں،ان کی اصطلاحیں بھی جداگانہ لغوی مطالعے کا تقاضا کرتی ہیں۔

بعض اوقات ایک لفظ جو اصطلاح بن جاتا ہے ،اس کے فقہ اور مذہب میں اور معنی ہوتے ہیں جب کہ ادب اور نفسیات میں وہ اور معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علوم و فنون سے وابستہ جداگانہ اصطلاحوں کے مطالعہ کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔

''فرہنگِ عاشورا'' ایک ایسی فرہنگ ہے،جسے جواد محدثی نے ۱۹۹۲ء میں مرتب کیا اور یہ ایران کی معروف یونیورسٹی قم سے شائع کیا گیا۔اس فرہنگ کا تخصص یہ ہے کہ اس میں کربلا کے واقعات، کردار، محرکات،اثرات وغیرہ کے حوالے سے کم و بیش تمام ایسے الفاظ ،محاورات اور اصطلاحات جمع کر دی گئی ہیں، جن کے مفاہیم کربلا کے واقعہ کے حوالے سے اپنے جداگانہ مفہوم کے ساتھ ساتھ عام لغوی مفہوم کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔

''فرہنگِ عاشورا''میں جہاں بہت سے اسما، رجال اور مقاماتِ مقدسہ کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کتب کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو کربلا کی تحریک سے ک حوالے سے لکھی گئی ہیں یا جن میں کربلا یا امام حسین اور ان کے احباب، اصحاب اور ان کے خاندان والوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ وہ کتب خواہ امام حسین کے خاندان کے افراد کے حوالے سے ہوں یا مقامات کے حوالے سے یا تحریکِ کربلا کے واقعات سے متعلق ہوں ان سب کا تعلق بالواسطہ یا بلا واسطہ عاشورہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان میں سے زیادہ تر کتب مقتل کے حوالے سے لکھی گئی ہیں جن میں واقعاتِ عاشورہ اور یومِ عاشور کو ہونے والے مظالم اور قتل گاہوں کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ یہ کتابیں نہ صرف فارسی زبان میں تحریر کی گئی ہیں بلکہ یہ اردو زبان میں بھی لکھی گئی ہیں اور کچھ عربی اور انگریزی میں بھی لکھی گئی ہیں۔ جواد محدثی نے زیادہ تر عربی اور فارسی کو مد نظر رکھا ہے اور وہ تمام کتب اس میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے جن کا تعلق یومِ عاشور سے ہے۔ چوں کہ عرب اور فارس میں یہ تمام واقعات عینی شاہدین کے لیے آسان تھے اس لیے انھوں نے عربی اور فارسی زبان کی کتب کو بنیادی ماخذ کے چور پر استعمال کرنے کو اہمیت دی ہے۔ ذیل میں ایسی کتب

کا جائزہ اور ان کی تفصیل پیش کی جاتی ہے جن کو انھوں نے بطور حوالہ یا بطور اصطلاح ''فرہنگِ عاشورا'' میں استعمال کیا ہے۔

ادب الطف

طف کربلا کا نام ہے۔ اس کا مطلب ادبیاتِ عاشورہ ہے۔اور'' ادب الطف''ایک کتاب کا نام ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے جو دس جلدوں پر مشتمل ہے ۔ اس مجموعے کے مرتب کا نام ''جواد شبری'' ہے۔ اس نے امام حسینؑ اور حادثہ کربلا اور شہیدانِ عاشورہ کے بارے میں مختلف شعرا کے مرثیے اور اشعاراس میں جمع کر دیے ہیں۔ اس مجموعے میں پہلی صدی ہجری سے چودھویں صدی ہجری تک کا کلام شامل ہے۔تمام شعرا کی شاعری اس میں الف بائی ردیف وار ترتیب سے درج کی گئی ہے یہ تمام کلام عربی زبان میں ہیں۔ انھوں نے عرب کے معروف شعرائے کرام کا کلام اس میں شامل کیا ہے جنھوں نے نہ صرف واعہ کربلا کو سامنے رکھا بلکہ حضور نبی کریم اور دیگر آئمہ کرام کے اوال پر مبنی شاعری اور ان کے مصائب و آلام کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کی شہرت کے بارے میں یہی کافی ہے ،کہ محققین نے اس کتاب میں شامل شعرا کے کلام کو اعلیٰ پائے کا کلام قرار دیا ہے۔ یہ کتاب ایک طرح سے شیعہ ادبیات میں اور شیعہ شاعروں کے عقاید احساسات اور وسیع القلبی میں دل چسپی رکھنے والوں کے لیے ایک اثاثہ ہے۔ خاص طور پر جو کربلا کے غم بھرے واقعہ میں دل چسپی رکھتے ہیں۔ اس کتاب کا ناشر ادارہ'' دارالمرتضیٰ '' بیروت ہے۔

اسرار الشھادۃ:

شمس الشعراء محتشم کاشانی ۔صفوی دور کے اوائل کا شاعر ،جن کی اہل بیت رسولؐ کی مد حت اور مرثیوں کے حوالے سے نظمیں مشہورہوئیں ۔کہا جاتا ہے کہ وہ ۹۹ ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کی بر جستہ نظمیں ،خوبصورت بند شیں اور غم بھرے الفاظ پر مشتمل شاعری امام حسینؑ کی عزاداری کے دنوں میں مساجد ،امام بار گاہوں ،مجالسِ عزا اور بینروں وغیرہ کے ساتھ منسلک ہو چکی ہیں اور ان کو سیاہ لباس یعنی غم کالباس پہنا دیتی ہے۔

محتشم کو زیادہ شہرت واقعۂ عاشورہ کے بارے میں اس ترکیب بند کی وجہ سے ملی جو ایک خاص انداز سے کہی گئی ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے ۔بہت سے دوسرے لو گوں نے بھی ان کی پیروی کرتے

ہوئے کر بلا کی جنگ کے بارے میں ترکیب بند سے شاعری کی ہے ۔ترکیب بند میں محتشم کا پہلا شعر یوں ہے۔ترجمہ اشعار:

پھر دنیامیں یہ کیساشور شین ہے پھر یہ کیسانوحہ اور کیسا غم اور کیساماتم ہے
پھر یہ کتنا بڑا سچ ابھرا ہے جس سے بغیر صور پھونکے زمین پھٹ گئی ہے اور خبر آسمان تک گئی ہے
پھر صبح سیاہ ہو گئی ہے اس میں سے کہاں سے روح پھونکی ،دنیا کے کام اور مخلوقِ خدا درہم برہم ہو چکی ہے
گویا مغرب سے سورج طلوع ہو رہا ہے تمام ذراتِ عالم میں فتنہ وفساد برپا ہے
اگر میں صحیح سمجھائوں تو دنیامیں قیامت قریب ہے تو سنو سچی خبر یہی ہے کہ اس کا نام محرم ہے
بارگاہِ اقدس میں جہاں غم کا تصور نہیں ہوتا وہاں قدسیوں کے سر غم کی وجہ سے زانو پر ہیں
جن وملک اولادِ آدم پر بین کر رہے ہیں گویا یہ اولادِ آدم کی اعلیٰ ترین ہستیوں کا غم ہے
وہ آسمان وزمیں کے سورج کی روشنی ہے مشرقین کا نور ہے،رسولِ خداؐ کی گود کا پلا حسینؑ ہے

یہ کتاب مقتلِ شہیدانِ کربلا اور واقعہ عاشورا کے بارے میں ہے۔اس کتاب میں شاعری کے ذریعے امام حسینؑ اور ان کے احباب اور خاندان کے حوالے سے موضوعات کو اشعار میں ڈھالا گیا ہے۔ جیسے اردو زبان میں میر انیس کے مرثیوں کو اہمیت سی جاتی ہے ویسے محتشم کاشانی کے اشعار کو سراہا جاتا ہے ۔ یہ کتاب اسرا الشہادۃ کے بجائے ترکیب بند کے نام سے زیادہ مشہور ہوئی۔ اس میں چوں کہ محتشم نے کربلا اور عاشورہ کی تحریک کے واقعات کو منظوم صورت میں پیش کیا ہے ۔ اس لیے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے واقعات کے حقائق کے بجائے جذباتی کیفیات پر زیادہ زور دیا ہے جس کی وجہ سے اصلی حقائق دب گئے ہیں۔ تحقیق کرنے والے اس کی کچھ روایات کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

ثورۃ الحسین:

ثور عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی قربانی کے ہیں ۔ امام حسین کی عظیم قربانی کے متعلق یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ ثورۃ الحسین عربی زبان کی ایک معروف کتاب کا نام ہے جو تحریک امامِ حسینؑ کے بارے میں محمد مہدی شمس الدین (چاپ ششم ۱۴۰۱ق، بیروت) کی لکھی ہوئی ہے۔اس کتاب میں

واقعاتِ عاشورہ کے اور تحریکِ امام حسین کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور جہاں کہیں ضرورت محسوس ہوئی وہاں پر جذباتی رنگ دینے کے لیے اشعار سے بھی مدد لی گئی ہے۔اس میں امام حسین کے مدینہ سے نکلنے اور مکہ میں داخل ہونے پھر مکہ سے نکل کر کوفہ کی جانب روانہ ہونے اور یومِ عاشور کو مقتل کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں ۔ نہ صرف مقتل کے واقعات ہیں بلکہ اس کے بعد قید کے داروان خانوادہ رسول پر گزرنے والی مشکلات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب اس فلسفے کو بیان کرتی ہے جو امام حسینؑ مدینہ سے لے کر نکلے تھے ۔ اس کتاب کا فارسی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ فارسی میں اس کا نام ''ارزیابی انقلابِ امام حسین'' اس مؤلف کی دوسری کتاب ''ثورۃ الحسین فی الوجدانِ التحیی'' بھی چھپ چکی ہے۔

حدیقۃ السعدا:

مقتل کے حوالے سے ترکی زبان کی ایک کتاب کا نام ہے۔ جسے ''فضول بغدادی'' نے ۹۳۲ء میں قلمبند کیا۔ اس کتاب میں مقتل میں ہونے والے واقعات اور روایات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ملا واعظ حسین کاشفی کی کتاب ''روضہ الشہدائ'' جو فارسی میں مقتل کی پہلی کتاب ہے، کے تتبع میں لکھا گیا ہے اور اسی کتاب کا طرزِ تحریر اپنایا گیا ہے۔ بعض روایات اور واقعات اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسی میں سے نقل کیے گئے ہیں۔ کہیں کہیں یہ گمان بھی ہونے لگتا ہے کہ یہ اسی کتاب کا ترکی زبان میں ترجمہ ہے۔چوں کہ ملا واعظ حسین کاشفی کی کتاب ۹۱۰ء میں لکھی گئی تھی اور یہ اُس کے بعد یہ کتاب لکھی گئی اس لیے اس پر گماں گزرتا ہے کہ اسی کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

حسینؑ، وارث آدم:

ڈاکٹر علی شر یعتی کا کتاب کا نام ہے۔ جو امام حسینؑ کے بارے میں ہابیل اور قابیل کے تاریخِ انسانی پر اثرات کے حوالے سے لکھی گئی ہے جس میں حسینؑ کو ہابیل کی مظلومیت کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔یہ کتاب اس حوالے سے اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں انبیا پر گزرنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور امام حسینؑ کو ان تمام انبیا کی وراثت کا وارث قرار دیا گیا ہے کہ انبیاؑ نے جو محنت کی اور اسلام کے پرچم کو سر بلند رکھنے کے لیے کوشاں رہے ، امام حسینؑ نے اس محنت کو جاری رکھا بلکہ اس کے لیے عظیم قربانی دی ۔یوں امام حسینؑ وارثِ آدم اور وارثِ انبیائے ما سلف ہیں۔کتاب کا نام زیارت

ناموں میں سے لیا گیا ہے ۔ فقرہِ "حسین وارثِ آدم"زیارتِ وارث اور دوسرے زیارتناموں سے لیا گیا ہے۔ جہاں کہا جاتا ہے "السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ" عاشورا کی وراثت ہمیں حق و باطل کی تاریخی جنگ تک لے جاتی ہے۔

شب شعر عاشورہ:

شبِ شعر عاشورہ فارسی زبان کی معروف شعری تحقیقی کتاب ہے۔ شاعری کے حوالے سے چند جلدوں پر مشتمل کتاب کا نام ہے۔ جسے "حسینیہ ۱۵، افراد" میں ایک عاشقِ اہل بیتؑ نے کئی سالوں میں ترتیب دیا تھا۔ اس کی شاعری کا محورامام حسینؑ، تحریکِ حسینی اور آپ کے بیٹوں اور ساتھیوں کا تذکرہ ہے۔ اہلِ زمانہ شعراء کے مشہور اشعار جو مجالس میں پڑھے جاتے تھے یا انہوں نے اس میں شامل کرنے کے لیے بھیجے اس میں شامل ہوگئے۔ محرم ۱۴۰۷ ہجری سے اس کتاب کو شہرت ملی اور ہر سال اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ شب شعر عاشورہ کی نویں جلد صفر ۱۴۱۶ ہجری میں منظر عام پر آئی۔یہ حضرت قاسم اور عمرو بن جنادہ (کربلا کے تیرہ سالہ شہدائ) کے ذکر پر مشتمل ہے۔اس کی دیگر جلدیں بھی اسی طرح مختلف واقعات اور شخصیات کے تذکرے پر مشتمل ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا سرمایہ ہے۔

عاشورہ وشعر فارسی

ایک کتاب کا نام ہے ۔جو " ترکیب بند" ہے اور مشہور بزرگ شعرا کے کلام کا مجموعہ ہے۔ جو امام حسین او ر واقعہِ عاشورا کے بارے میں ہے۔ اس کتاب کو حسن گل محمدی نے ترتیب دیا ہے ۔ اس میں محتشم کاشانی سمیت ۱۴شعراء کے ترکیب بند موجود ہیں اور اس کے صفحات کی تعداد ۲۶۳ ہے۔

سیدالشہداؑ اور اواقعہِ عاشورا کے بارے میں عربی ، فارسی ، ترکی اور دوسری زبانوں میں شاعری کے کئی مجموعے مرتب ہو چکے ہیں اور شاعروں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں آئندہ قائم رہنے والی زبان میں شاعری کی اس جدید قسم کی شاعری اوراہل بیتؑ کی مظلومیت کو مرتب کیا۔ شاعروں نے جیسے محتشم کا شانی ، صبامی ، بید گل ، وصال شیرازی ، قاآنی شیرازی ، سروش اصفہانی، نیّر تبریزی، عثمان سلمانی اور دوسروں نے ترکیب بند، مثنوی اور قطعہ کی صورت میں سیّدالشہداؑ کی بارگاہ میں کلام ترتیب دیاہے۔وہ اماموں سے نسبت کے سبب حادثہِ کربلا ، خاندانِ پیغمبر کی مظلومیت اور اہل بیتؑ کے فضائل

کے بارے میں شعر خوانی کا شوق رکھتے تھے۔ پڑھے ہوئے ان اشعار کی مقبولیت ان کے دیوان، شعرو تعریف وتوصیف جو عترتِ رسولؐ کے بارے میں تھے ان کے مجموعے اور کتابیں منظرِ عام پر آئیں۔

شعر و ادب کے میدان میں کربلا کی رزمیہ شاعری کا داخل ہونا اس تحریک کے باقی رہنے کے عوامل کے سبب تھا۔ کیونکہ دلوں سے نکلنے والے اثر انگیز اشعار اور مرثیے دوسرے دلوں میں اثر کرتے چلے گئے اور محبت کرنے والے ان کے حوالے سے ایک ہوتے چلے گئے۔ یہ خصوصیت فارسی کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی موجود ہے اور ادبیاتِ عاشورہ شیعہ مسلک کے فکر اور احساس کا بڑا قیمتی ذخیرہ ہے۔دوسری طرف کربلا کے معرکہ نے شاعروں کی شاعری پر اتنا اثر کیاکہ دنیائے ادب بار آور ہوتی گئی ۔ فارسی شاعری اور عاشورا کے درمیان تو ایک رشتہ بن گیا ہے۔ یہ دونوں دائمی ایک دوسرے کے مدد گار ہیں ۔ بعض شاعروں نے ذکرِ اہل بیتؑ اور عاشورہ اور امام حسینؑ کی مظلومیت پر شاعری سے دوام حاصل کیا ہے۔ اورکئی شعرا کو تو صرف ایک شعرسے شہرت ملی اور زندۂ جاوید ہو گئے ،جیسے محتشم کاشانی۔

گنجینۃ الاسرار:

میرے اس جسم وجان میں کون چھپاہوا ہے، کہ میری زبان سے یہ باتیں نکل رہی ہیں

یہ کتاب ہے جو مذکورہ بالا شعر کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔عرفان اور جذبۂ جہاد سے بھرے ہوئے اشعار اور نظموں کا مجموعہ ہے ۔یہ مثنوی کے قالب میں عثمان سامانی(۱۳۲۳) کی کاوش ہے ۔فارسی زبان میں امام حسینؑ کے غم اور عاشورا کے واقعہ کے حوالے سے دلچسپ مرثیے ہیں ۔اس میں کربلا کی معرفت ،سر براہوں اور واقعات کے حوالے سے لکھا گیاہے۔اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں واقعات کو بیان کرنے کے لیے معرفتِ الٰہی اور رسولِ کریم کی محبت کو بنیاد بنایا گیا ہے ۔یعنی جو باتیں امام کربلا کی تحریک کے دوران بار بار اپنے خطبات میں ارشاد فرماتے تھے ان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شعر کہے گئے ہیں ۔ امام حسینؑ کے مقصد کو واضح کیا گیا ہے کہ وہ اسلام کی سر بلندی کے لیے نکلے تھے اور اس کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ یہ کتاب کئی دفعہ مختلف سائز اور انداز میں چھپ چکی ہے۔

لھوف:

اس کے معنی ہیں کر بلا میں مارے جانے والوں پر آہ وزاری ۔مقتل کی ایک کتاب کا نام ہے ۔ جو کہ سید ابن طائوس ،یعنی علی بن موسی ،موسی بن محمد بن طائو س (۶۸۹تا ۶۶۳)کی مشہور تا لیفات میں سے ایک ہے ۔یہ کتاب بنیادی طور پر عربی زبان میں لکھی گئی ہے اوراس کتاب کا فارسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے ۔فارسی میں اِس کا نام ''آھی سازان بر مزار شہیدان''ہے۔یہ تر جمہ سید احمد ضر ی نے کیا ہے ۔ اس کتاب میں امام حسینؑ کے بعد ان کی تحریک کو زندہ رکھنے والوں کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔ اس میں شہدائے کربلا کے مزارات کی تعمیر اور امام حسینؑ کی تحریک کو زندہ رکھنا اور امام کے مقصد کو لے کر آگے بڑھنے والوں کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔یہ ایک حوالہ جاتی کتاب ہے۔

مثیر الاحزان:

غم و اندوہ بڑھانے والی مقتل کی ایک مشہور کتا ب۔ شیخ نجم الدین جعفر بن محمد بن جعفر ملّی جو ''ابن آغا''کے لقب سے مشہور ہے۔وہ ۶۴۵ قمری میں فوت ہوئے ۔یہ کتاب جذباتی سطح پر واقعات کو بیان کرتی ہے۔اس میں نثر اور شاعری دونوں سے سہارا لیا گیا ہے۔اسی نام سے ''صاحب الجواہر ''کی بھی مقتل کی کتا ب ہے۔جس میں صرف یومِ عاشور کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے مگر اس میں جذباتیت سے زیادہ رزمیہ پہلو کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

مقتل:

مقامِ قتل کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور ان کتابوں کے بارے میں بھی جو امام حسینؑ کے قتل کی تشریح یا تفصیل کے بارے میں لکھی گئی ہوں۔ دہ خدا کی روایت کے مطابق وہ جگہ جہاں کوئی قتل کر دیا جائے۔ البتہ جگہ یا بدن کے حصے کو بھی کہتے ہیں ۔ جہاں تیر یا تلوار چلی ہو ۔ جو شخص کے قتل کا باعث بن جائے۔

عاشورہ اور شہدائے کربلا کے واقعے کو زندہ رکھنے کے لیے صدر اسلام سے آج تک ہمیشہ جو کتابیں لکھی گئیں ان کے عنوان کو مقتل کہتے ہیں اور کہتے رہے ہیں۔ شیخ آقا بزرگ تہرانی نے اس عنوان کے تحت ۷۰ سے زیادہ کتابوں کے نام لکھے ہیں جو واقعہ کربلا کے ساتھ مربوط ہیں اور وہ ان میں اصبغ بن

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

نباتہ جو کہ علیؑ کے ساتھیوں میں سے تھے ،کی مقتل کی کتاب کو پہلی کتاب سمجھتے ہیں ،جو چھپ چکی ہے۔ زیادہ تر مقتل کی کتابوں کے نام اسی طرح مشہور ہوئے۔البتہ ان کا عنوان مقتل رکھا گیا ہے۔

"مقاتل الطالبین" ابوالفرج اصفہانی کی لکھی ہوئی کتاب ہے جو ابو طالب کے بیٹوں میں سے شہیدوں کے نام کے حوالے سے حال اور ذکر کی تفصیل پر مشتمل ہے ۔ اس کتاب کا فارسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

"مقتل ابو م خنف " ابنِ یحیٰ بن سعید بن م خنف کی کتاب ہے جو کہ ابو م خنف کے نام سے مشہور ہوئے۔ عاشورہ کے واقعات کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا بھی فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

"مقتلِ خوارزمی" کربلا کے حوالے سے تاریخی واقعات پر مشتمل کتاب ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اسے موفق بن احمد مکی خوارزمی نے تالیف کیا۔ اس میں زیادہ تر واقعات تاریخ ابن احثم سے لیے گئے ہیں۔

"مقتل الحسین" عبدالرزاق المقرم کی تحریر ہے۔ تحریک حسینی کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ واقعات کربلا ، امام حسینؑ کے مدینہ سے نکلنے سے لے کر عاشورا سے بعد کے واقعات پر مشتمل ہے۔ کچھ دوسری کتابیں بھی مشہور ہیں جیسے 'لہوف"،"منہاج الدموع"،" العیون البصری"،"مثیر الاحزان"،"روضۃالشہدا"،" اسرارالشھادۃ "، ' منتہیٰ الامال"،"بحار الانوار"وغیرہ

نفس المھموم:

یہ شیخ عباس قمی کی تحریر کردہ ایک کتاب کا نام ہے جو سیدالشہداؑ کے مقتل کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ اس کا عنوان امام جعفر صادقؑ کی ایک حدیث سے لیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا" ہر وہ سانس جو ہماری مظلومیت پر رنجیدہ ہو جائے تسبیح کی حیثیت رکھتا ہے۔ہمارے لیے رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے رازوں کو محفوظ رکھنا جہاد فی سبیل اللہ ہے"۔ امام جعفر صادقؑ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں " ضروری ہے کہ اس حدیث کو سونے کے پانی کے ساتھ لکھا جائے" اسی طرح ہی محدث قمی کی یہ کتاب اہلِ بیت کی مظلومیت اور مصیبتیں بیان کرتی ہے۔ یہ نام ہی اس کتاب کے مقام و مرتبہ کا باعث ہے۔اس کا ترجمہ فارسی زبان میں بھی ہو چکا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ادب الطف، سید جواد شبر، دارالمرتضٰی،۱۴۰۹ق

۲۔ اسرا الشھادۃ، فاضل دربندی، منشورات الاعملی، تہران،۱۲۸۴ق

۳۔ ثورۃ الحسین، مہدی شمس الدین، دار التعارف، للمطبوعات،۱۴۰۱ق

۴۔ شبِ شعر عاشورا، ستاد شعر وعاشورا، شیراز،۱۳۶۶ش

۵۔ لھوف، سید بن طائوس، مکتبۃ الحیدریہ، نجف،۱۳۸۵ق

۶۔ مثیر الاحزان، ابن نما ہلی، موسہ الامام مہدی، قم،۱۴۰۶ق

۷۔ مقتل الحسین، خوارزمی، مکتبۃ المفید، قم

۸۔ مقتل الحسین، عبدالرزاق مقرم، مکتبہ بصیرتی، قم،۱۳۹۴ق

۹۔ منتھی الامال، محدث قمی، ہجرت، قم۱۴۰۴ق

۱۰۔ نفس المہموم، محدث قمی، مکتبہ بصیرتی، قم،۱۴۰۵ق